کفار و مرتدینِ زمانہ وہابیہ دیابنہ و دیگر فرقہائے باطلہ سے اتحاد کی دعوت دینے والے،
مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام لیکر دنیاو آخرت برباد کرنے والے صلح کلی دنیا پرست مولویوں کے
چہروں کو بے نقاب کرنے والا اور حق وحقانیت کا راستہ بتانے والا مختصر جامع رسالہ

سیف الفقیہ الباسل علیٰ رقبۃ الاتحاد الباطل

المعروف بہ

اتحاد باطل کی بیخ کنی

مصنف
شہزادہ و مظہر شیر بیشۂ اہل سنت رئیس الفقہاء
زبدۃ الاتقیاء مشاہد ملت حضرت العلام الشاہ
مفتی ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ
حشمتی پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر
بزم محبان رضائے ادریس
۱۰۵/۱۳۱، چمن گنج، کانپور

بفیضانِ کرم

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت شیر ہندوستان فاتح کشمیر شیخ طریقت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد
ادریس رضا خان صاحب قبلہ حشمتی پیلی بھیت شریف
(اطالَ اللّٰہ تعالیٰ عمرَھُما بالصّحّۃِ و العافیۃِ)

کفار و مرتدینِ زمانہ وہابیہ دیابنہ ودیگر فرقہائے باطلہ سے اتحاد کی دعوت دینے والے، مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام لیکر دنیا و آخرت برباد کرنے والے صلح کلی دنیا پرست مولویوں کے چہروں کو بے نقاب کرنے والا اور حق وحقانیت کا راستہ بتانے والا مختصر جامع رسالہ

سیف الفقیہ الباسل علیٰ رقبۃ الاتحاد الباطل

المعروف بہ

اتحاد باطل کی بیخ کنی

مصنف

شہزادۂ مظہر شیر بیشۂ اہل سنت رئیس الفقہاء زبدۃ الاتقیاء مشاہد ملت حضرت العلام الشاہ
مفتی ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

بزم محبانِ رضائے ادریس ۱۰۵/۱۳۱، چمن گنج، کانپور
+919760863598,8957497993,8090726071

نام کتاب.....اتحاد باطل کی بیخ کنی

مصنف.......مظہر شیر بیشۂ اہل سنت حضور مشاہد ملت قدس سرہٗ

پروف ریڈنگ.....عبید ادریس محمد نقیب الرحمٰن حشمتی صدیقی پرنسپل دار العلوم حشمت الرضا کانپور

کمپوزنگ........مولانا ندیم مرکزی بلگرام شریف

طباعت بارِ اول.... مطبوعہ مشاہد ملت اکیڈمی، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

طباعت بارِ دوم.... بموقع جشن دستارِ فضیلت عبید ادریس محمد نقیب الرحمٰن حشمتی ۱۴۳۲ھ، ۲۰۱۱ء

طباعت بارِ سوم.... بموقع عرس رضوی و حشمتی و مشاہدی ۱۴۳۶ھ، ۲۰۱۴ء

ناشر.........بزم محبانِ رضائے ادریس (۱۴۳۶) ۱۳۱/۱۰۵، چمن گنج، کانپور

قیمت....... ۳۰

:::::::: ملنے کے پتے ::::::::

رضا دار المطالعہ (لائبریری) دولت کدۂ مفتی اعظم، ۹۱ رسوداگران، بریلی شریف

عسکری اکیڈمی آستانۂ عالیہ حشمتیہ، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا ۱۰۱/۲۴۶، حشمتی روڈ، کرنیل گنج، کانپور

دار العلوم رضائے خواجہ، اجمیر شریف، راجستھان

رضا دار المطالعہ پوکھریرا شریف، سیتامڑھی، بہار

تحفظ اہل سنت فاؤنڈیشن، ہیرامن کا پوروہ، کانپور

قدسی اکیڈمی پلاٹ نمبر ۴۱، لائن ایم، روم نمبر ۳، بیگن واڑی، گوونڈی، ممبئی ۴۳

شرف انتساب

مسلک اعلیٰ حضرت کو ہر داخلی و خارجی نقصان سے بچا کر قوم و ملت کے ایمان و عقیدے کی
حفاظت کرنے والی عظیم المرتبت ذات
مظہر و خلیفۂ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت امام المناظرین غیظ المنافقین محسود المعاصرین
حضرت العلام الحاج
الشاہ مفتی ابوالفتح عبید الرضا **محمد حشمت علی خاں** صاحب قبلہ رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی

و

سرزمینِ کانپور پر مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ کے لگائے ہوئے گلستان
سنیت کو سینچ کر گل و لالہ سے آراستہ و پیراستہ کرنے اور تمام بادِ سموم کے رخ کو موڑنے والی
شخصیت
عارف باللہ ولی کامل زبدۃ المتقین قدوۃ الکاملین خلیفۂ و دامادِ مظہر اعلیٰ حضرت
حضرت علامہ **ملک نیاز احمد** صاحب قبلہ حشمتی
نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَھُما وَ عَطَّرَ اللّٰہُ تُرْبَتَھُما
کے نام منسوب کر کے اپنی دنیاوی و اخروی سعادت سمجھتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گدایانِ کوئے حشمت و رضا
جملہ اراکین "بزم محبانِ رضائے ادریس" کانپور

حضرت مشاہد ملت ذات بابرکات جامع کمالات

از: جامع معقول ومنقول منبع علم وحکمت حضرت علامہ

الحاج الشاہ مفتی شبیر حسن صاحب قبلہ رضوی

شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ قصبہ رونا ہی، ضلع فیض آباد

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم۔ اما بعد

بعض افراد انسان ایسے ہوتے ہیں جو فکر ونظر کے تاجور ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے واقعات وحادثات سے ایسے ایسے نتائج کا استخراج کر لیتے ہیں جو غیروں کے لیے بھی درس عبرت ومشعل راہ ہوتے ہیں اور بعض افراد انسان اس وصف سے خالی ہوتے ہیں، ان کے سامنے بڑے سے بڑا واقعہ رونما ہو جاتا ہے مگر اس سے نتیجہ برآمد کرنے سے قاصر رہتے ہیں اور ایسے ہی بعض افراد انسان وہ ہوتے ہیں جو اپنی زندگی قوم وملت کی فلاح وبہبود کے لیے وقف کر دیتے ہیں اور بعض اس وصف سے خالی وعاری ہوتے ہیں اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ درحقیقت انسان وہی ہے ،انسانیت اسی کو زیب دیتی ہے جس کی زندگی کا کچھ حصہ قوم وملت اور سماج کی فلاح وبہبود کے لئے صرف ہوتا ہے،جس کا ہر ہر لمحہ قوم وملت کو عروج وارتقاء وعزت وکامرانی وسعادت جاودانی کی لازوال دولت سے مالا مال کرنے کے لیے وقف ہو،جس کے عمر عزیز کا ہر لمحہ وہر ساعت قوم وملت کے گیسو سنوارنے کے لیے آشفتگی اور حیرانی وپریشانی میں گزر رہی ہو، جو

خود حیران و پریشان رہ کر اپنی قوم کو پر شکوہ اور پر وقار زندگی دلانے کا خواہاں ہو اور حوصلہ بلند رکھتا ہو کہ جس کے کوہ شکن حوصلہ سے ہمالیہ پہاڑ لرزاں ہو، جس کی خداداد طاقت و قوت کا اکثر و بیشتر حصہ بندگان خدا کی خدمات اور ان کے لیل ونہار کو پر وقار بنانے میں صرف ہوتا ہو جو اپنی جدو جہد اور سعی پیہم سے انسانیت کو عظمت و برتری، سر بلندی و سرفرازی عطا کر سکتا ہو جو اپنے اخلاق و کردار، رفتار و گفتار، اقوال و افعال میں یکسانیت رکھتا ہو۔

الحمد للہ! قاطع فتنۂ نجدیت و وہابیت مظہر مظہر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہم الرحمۃ والرضوان شہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہل سنت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی کے فرزند ارجمند اپنے وقت کے ممتاز عالم دین وشریعت تھے علوم نقلیہ وعقلیہ کے ماہر، علم وحکمت و شریعت وطریقت کے جامع تھے اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کے نقوش قدم پر چلنے والے اپنے وقت کے زبردست مناظر اعظم تھے اور ''الولد سر لابیہ'' کے صحیح مصداق تھے۔ اور انکے سچے جانشین تھے پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کے لیے وقف تھی، حق گوئی ان کا شیوہ تھا، پورے درس نظامی پر قدرت واقتدار رکھتے تھے۔ فقیر جس زمانے میں نانپارہ عزیز العلوم میں خدمت تدریس کے فرائض انجام دے رہا تھا اس وقت وہاں تشریف لایا کرتے تھے اور حضرت بلبل ہند الشاہ مفتی رجب علی صاحب رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے بہت اچھے مراسم تھے انکے آپس میں علمی مذاکرے بھی ہوتے تھے فقیر سے حضرت مشاہد ملت نے دریافت فرمایا کہ مولانا! یہ عربی کون سا مہینہ ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ حضور! جمادی الاولیٰ یا جمادی الاخریٰ ہے۔ چونکہ عموماً لوگ جمادی الاول و جمادی الآخر بول دیا کرتے ہیں جو درست نہیں ہے اس لئے فوراً حضرت میرا منہ دیکھنے لگے اور بہت خوش ہوئے اور کلمات دعائیہ فرمایا اور جب بھی وہاں تشریف لاتے فقیر سے محبت فرماتے رہے اور کبھی نحوی و منطقی




مسائل پر گفتگو بھی فرماتے ''زید ضرب '' کی نحوی ترکیب میں وہ فرماتے کہ جب زید حقیقۃً فاعل ہے تو اسے فاعل مقدم کہنے میں کیا حرج ہے؟ اور نحویوں کا فاعل کی تعریف میں اس طرح کہنا کہ فاعل ہر وہ اسم ہے کہ جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل وغیرہ الیٰ آخرہ، یہ ان کی اپنی اصطلاح ہے۔ اور بہت سے مسائل نحویہ اور منطقیہ پر گفتگو فرماتے جن سے ان کی جلالت علمی کا اندازہ ہوتا ہے کہ پورے درس نظامیہ پر اقتدار کے ساتھ استحضار بھی رکھتے تھے۔

مظہر مظہر اعلیٰ حضرت علامہ الحاج مشاہد ملت حضرت مفتی مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی رفیع زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا سے جامع کمالات نظر آتی ہے آپ زندگی کا ہر لمحہ قوم وملت کے زلف پریشاں اور گیسوئے پیچاں کو سنوارنے اور قوم وملت کو عشق ومحبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درس دینے اور انہیں اس دولت لازوال سے مالا مال کرنے میں مصروف نظر آتا ہے، آپ علم وحکمت، ذہانت وفطانت ،بصیرت وتدبر، بلند سیرت، حسن عمل کے پیکر جمیل تھے تمام تر علوم متداولہ میں ایسی دستگاہ اور قدرت حاصل تھی کہ ماہرین علوم وفنون جب آپ کی نکتہ آفرینی کو دیکھتے یا سنتے تو ورطۂ حیرت میں پڑ جاتے وہ بڑے ہی نکتہ سنج اور دقیقہ رس تھے جن مسائل پر توجہ فرماتے تحقیقات انیقہ رشیقہ کا حق ادا کر دیتے تھے۔ مسائل شرعیہ پر ان کی گہری نظر تھی ان کے مجموعۂ فتاویٰ سے حضرت موصوف کی فقہی بصیرت وبصارت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے فقیر کی معلومات کے مطابق حضرت مشاہد ملت علیہ الرحمہ نے اپنے دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر، پیلی بھیت شریف کے علاوہ کہیں کسی دوسرے دار العلوم ومدرسہ میں درس وتدریس کا کام شاید انجام نہیں دیا چونکہ والد گرامی شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہم کی طرح امام عشق ومحبت

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت ہی گہری و سچی و والہانہ عقیدت تھی اس لیے اپنے والد گرامی کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے اور انہیں کی روش وطرز عمل کو اپناتے ہوئے پوری زندگی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے پیغامات کو ملک کے گوشے گوشے میں عام فرمانے کی کوشش فرمائی، ان کے پیغامات محبت کو عام کرنا اور انہیں کی تبلیغ وترویج واشاعت کرنا انکی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتاب وسنت ،اجماع صحابہ، اقوال ائمہ،صوفیائے کرام اور علمائے حق کے اقوال اور معمولات کی روشنی میں جو مذہب حق کی وضاحت فرمائی ہے کافی ہے فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے اس قول (مذہب حق وہی ہے جو کچھ میری کتابوں سے ظاہر ہے) پرسختی سے کاربند تھے ان کا کہنا تھا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتابوں میں کیا کچھ نہیں ہے شرعی اصول وفروع کے علاوہ کون سے وہ دینی مباحث ہیں جن پر قلم حق رقم نہ چلا ہو مسلک اہل سنت و جماعت کے اکابر علماء نے انہی کے دینی افکار ونظریات کی تشہیر فرمائی۔ ان اکابر علماءکرام کے اسماءگرامی بھی بیان فرماتے تھے۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت موصوف علیہ الرحمہ کی قبر مبارک پر رحمت وانوار کی بارش نازل فرمائے اور ان کے روحانی فیوض و برکات سے ہم جماعت اہلسنت کو مستفیض ومستنیر فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقط

محتاج دعاوگدائے باب رضا

شبیر حسن رضوی غفرلہٗ القدیر القوی

بجاہ حبیبہ النبی صلی علیہ المولی العلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلے میں کہ ایک عالم اہل سنت نے اپنے مضمون میں ایک ہندوستانی حکومت کی لسٹ میں مسلم آبادی جو صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ بدعقیدہ ومرتد وگمراہوں پر مشتمل ہے، ان سب کو اپنا رویہ بدلنے اور باہمی طور پر متحد و متفق ہوجانے کا مشورہ دیا ہے، وہ لکھتے ہیں: ہندوستانی تیس کروڑ امت (جس میں بدعقیدہ و گمراہ بھی شامل ہیں) اگر اپنے رویہ کو بدل دے اور باہمی طور پر متحد ومتفق ہو جائے تو بہت جلد اس ملک کا منظر نامہ تبدیل ہوسکتا ہے......الخ۔ آگے لکھتے ہیں: واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ (ترجمہ کے بعد لکھتے ہیں) اگر امت مسلمہ اس ارشاد مبارکہ کی عامل ہو جائے تو مذہب سے لے کر سیاست تک، حیات سے لے کر ممات تک اور دنیا سے لے کر آخرت تک ہر محاذ پر کامیابی اس کے قدم چومے گی......الخ۔ پھر آگے لکھا: اے خدائے پاک کی وحدانیت پر یقین رکھنے والو! اٹھو اتحاد کی چادر جہان اسلام پر تان دو۔

اخوت ومساوات کا عملا مظاہرہ کرو اور باہمی انتشار وافتراق واختلاف کو مٹا کر اللہ کی رسّی مضبوطی سے تھام لو۔ بے شک دنیا وآخرت میں عزت وکامیابی تمہارے لیے ہی ہے۔......الخ۔ کیا قرآن وحدیث کی روشنی میں اس عالم اہل سنت کے اقوال درست ہیں؟ کیا حکومت کی فہرست میں ہندوستان تیس کروڑ آبادی جس کو حکومت بنام مسلم شمار کرتی ہے جس میں صحیح العقیدہ سنی مسلمان، قادیانی، رافضی، بوہرہ، خوجہ، وہابی، دیوبندی، نیچری، صلح کلی وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ ان سے صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کا اتحاد ممکن ہے؟ جبکہ مضمون نگار نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اتحاد مذہب سے لے کر سیاست تک، حیات سے لے کر ممات تک، دنیا سے لے کر آخرت تک کام آئے گا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرما کر صحیح

رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی: حاجی احمد عمر ڈوسا قادری اشرفی برکاتی رضوی حشمتی، منیش مارکیٹ، بمبئی

باسمه سبحانه و تعالی

الله رب محمد صلی علیه و سلما وعلی ذویه و صحبه ابد الدهور

و کرما

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلیٰ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ حَبِیْبِهِ الَّذِیْ اَظْهَرَ الطَّرِیْقَ الْمُبِیْنَ وَعَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَهْلِ الرُّشْدِ وَالْهِدَایَةِ وَالْیَقِیْنِ لَا سِیَّمَا فِی الْفِتَنِ فِیْ کُلِّ الزَّمَانِ وَالْحِیْنِ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ۔

الجواب بعون الملک الوہاب: سوال میں جس سنی عالم کہلانے والے کا مضمون نقل کیا گیا ہے وہ اگر فرقہ باطلہ کے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ جانتا ہے (جو اس میں درج ہو رہے ہیں) پھر ان کو مسلمان جانتا ہے تو وہ خود اپنے اس مضمون سے اولاً نہ عالم، نہ مومن، نہ مسلمان، بلکہ مرتد کافر ہو گیا۔

سوال مذکور میں جس معجون مرکب و معجون نجس کا ذکر کیا گیا ہے اس کو رد کرنے کے لیے تفصیلاً ایک کتاب کی ضرورت ہے لیکن یہاں اختصار و ایجاز کے ساتھ ضبط تحریر کر رہا ہوں ۔ یہ عالم اہل سنت کہلانے والا بے دین توحید کا دعویدار تو ہے۔ پھر یہ بتائے کہ روافض میں ایک فرقہ نصیری جو حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو خدا کہتا ہے اور اس پر ایک شعر بھی ایک مشاعرہ میں پڑھا گیا ؎

لوگ بے وجہ نصیری کو برا کہتے ہیں
کچھ تو دیکھا ہے علی کو جو خدا کہتے ہیں

العیاذ باللہ تعالیٰ منہ

بتائے یہ بے دین عالم اہل سنت کہلانے والا اڈّعاے وحدانیت کہاں گیا فرقہ نصیریہ کے سامنے؟ کیا حضور خاتم النبیین عالم ماکان ومایکون ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں اور حضور کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو حضور سرورِ عالم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے نام لے لے کر مسجد سے نہ نکالا؟ بایں طور اُخرُجْ یَا اِبنَ فُلاں اُخرُجْ یَا اِبنَ فُلاں منافقین کو، کلمہ پڑھنے والوں کو، رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پانچ وقت نماز پڑھنے والوں کو مسجد سے نکال دیا گیا ،اس کا دعویٰ اتحاد کہاں باقی رہا۔ خاکساری مرتد عنایت اللہ مشرقی تحریکِ خاکسار کا بانی کیا اس کا قائل نہیں کہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کوئی بھی ضروری نہیں، صرف اسلام میں جہاد ضروری ہے۔ اور وہ لکھتا ہے کہ جو بھی حج کرنے جاتے ہیں، وہ لوگ بت پرستی کرتے ہیں اور مسلمانوں سے خدا راضی نہیں ہے۔ انگریزوں، عیسائیوں سے خدا راضی ہے کہ اس نے انگریزوں کو حکومت دے دی اور زمین کا بادشاہ بنا دیا۔

اب بتائے سنی عالم کہلانے والا بے دین ایسے کلمہ پڑھنے والوں کو جو احکام اسلامی کو، فرائض اسلام کو غیر ضروری بتائے اور قوانین اسلام کا استہزاء کرنے والوں کو اور تمام مومنین کو جو حج کرنے جاتے ہیں ان کو بت پرست بتانے والے کو ساتھ لے کر اور اس کو مسلمان گردان کر خود کافر مرتد ہوا یا نہیں؟ اور وہ روافض جو خدا کی وحدانیت کے قائل ہی نہیں اور قرآن عظیم کو خدا کی کتاب نہ مان کر بیاض عثمانی مانتے ہیں اور موجودہ قرآن عظیم کو محرّف کہتے ہیں تو اس کا دعویٰ بر بنیاد توحید، باطل محض ہوا یا نہیں؟ جب عقیدۂ توحید و

قرآن ہی باقی نہیں تو یہ سنی عالم کہلانے والا نام نہاد عالمِ اہل سنت کو مشرکین سے اتحاد کرنے میں اور مشرک بننے میں کیا چیز سدّ راہ ہے۔اور پھر ''کُلُّ النَّاسِ وَ کُلُّ الْمَخْلُوْقِ مُتَّحِد ''پر عمل کرنے میں کیا پس وپیش ہے۔قرآن کی آیتیں بے محل پڑھ کر تحریف معنوی کی ہے۔یہ آیت ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ''مومنین کے لیے ہے اور نماز وروزہ وزکوۃ ،خدا کی وحدانیت وایمان جن کا منکر کافر ومرتد ہے، ہرگز مومن نہیں۔اور وہ کافر مرتد ہے مومن نہیں۔تو ان کے ساتھ اتحاد نہیں ہے بلکہ کفر واسلام متحد کرنے کا کفری منصوبہ ہے۔العیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔

اتحاد باطل کی دعوت دینے والا مسجد ضرار کا واقعہ بھول گیا۔قرآن عظیم کا یہ اعلان ذیشان جو عظمتِ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر شاہد عدل ہے اور منافقین ومرتدین و بے دینوں پر برقِ خداوندی ''وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِداً ضِرَارًا وَّ کُفْراً...... الخ۔

ترجمہ:اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب۔

وہ مسجد جو کلمہ پڑھنے والوں نے بنائی،نماز، روزہ اور زکوۃ دینے والوں نے بنائی،داڑھی والوں نے بنائی،احکام اسلامی ادا کرنے والوں نے بنائی،اسلامی صورت اور ظاہری حال بھی اسلامی مگر غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان بد باطن منافقین کی بنائی ہوئی مسجد کو ڈھادینے کا حکم دیا اور حسب الحکم ڈھاکر جلادی گئی۔

سنی عالم کہلانے والا اب بھی نہ بیدار ہوگا تو کب ہوگا؟ اگر منافقین ،مرتدین اور بے دینوں سے اتحاد روا ہوتا تو مسجد ضرار کا واقعہ پیش نہ آتا۔ہادیٔ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا،روزہ رکھنا،زکوۃ دینا،احکام اسلامی ادا کرنا،اسلامی صورت بنانا نہ دیکھا اور وہ مسجد جو مسجد نہ تھی بلکہ منافقین کا اڈہ تھا،اس نام نہاد مسجد کو ڈھادینے کا حکم دیا۔بتاؤ اتحاد کہاں

باقی رہا۔تمام فرقہائے باطلہ سے اتحاد، اتحاد باطل ہوا یا نہیں؟ پھر بھی یہ بد باطن سنی عالم کہلانے والا نام نہاد فرقوں سے اتحادِ باطل کی دعوت دے۔العیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔

مرتد، بددین خاکساریوں کے کفریات تفصیلاً دیکھنے کے لیے اہل سنت وجماعت کی کتب مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے اور ''حکم جبار بر خاکسار'' کا مطالعہ کریں۔اور مرتد بے دین مشرقی کو اس کے کردارِ بد اطوار اور نظریات کفریہ اس کی کتاب ''تذکرہ'' میں دیکھیں۔مرتدین زمانہ رافضیوں کے فرقہ باطلہ کے عقائدِ کفریہ کی تفصیلی معلومات کے لیے محدث عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب ''تحفۂ اثنا عشریہ'' کا مطالعہ کریں اور ''آیات بینات'' اور ''نصیحۃ الشیعہ'' وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

وہ سنی عالم کہلانے والا مدعیٔ اتحاد بر بنائے توحید قرآن عظیم کا وہ روشن بیان پڑھ لے کہ دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہو اور ایمان کی امان پائے اور دیکھے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ زرّین کارنامہ جو خرمن اتحاد باطل پر برق شرر بار ہے۔آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ایک مسلمان اور یہودی کے کھیت کے پانی سے متعلق جھگڑا تھا۔ان دونوں نے اپنے معاملہ کو جانِ عدل وانصاف سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔حضور ﷺ نے جو فیصلہ صادر فرمایا، وہ یہودی کے حق میں ہوا۔اس مسلمان نے اپنے دل میں خیال کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تالیفِ قلوب کے لئے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمادیا ہے۔حالانکہ فیصلہ میرے حق میں ہونا چاہئے تھا۔لہٰذا اس نے یہودی سے کہا، اس معاملہ کو ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔یہودی نے کہا، جب آپ کے آقا سرور کائنات ﷺ نے فیصلہ فرمادیا تو اب اور کسی سے فیصلہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر وہ مسلمان کہلانے والے نے اس

معاملے کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے؟ تو یہودی نے عرض کیا: حضور! آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو چکے ہیں۔ اور وہاں سے فیصلہ میرے حق میں ہوا ہے، انہیں تسلیم نہیں۔ دوبارہ آپ کی بارگاہ میں حاضر آئے۔ اتنا سننا تھا کہ فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تیور بدل گیا۔ مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ باہر آئے تو ہاتھ میں تلوار تھی اور اس نام نہاد مسلمان کا سر قلم کر دیا۔ فرمایا، جو بارگاہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہو کر میرے پاس فیصلہ لینے آئے اس کے لیے عمر کا یہی فیصلہ ہے۔ پورے شہر مدینہ میں ایک شور برپا ہو گیا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ یہ خبر تاجدارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچائی گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر دریافت کیا۔ کیا تم نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے؟ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ عمر نے کسی مسلمان کو نہیں قتل کیا ہے اور اللہ رب العزت جلّ جلالہٗ نے جو وحی نازل ہونے والی تھی حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر جاری فرما دی اور آپ نے فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً۔ (سورۃ النساء، آیت/۶۵)

ترجمۂ رضویہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں۔ اور جی سے مان لیں۔

یہ آیت کریمہ سنی عالم کہلانے والے کی دعوتِ اتحادِ باطل پر سیفِ بُرّاں ہے۔ اتحادِ باطل کی دعوت دینے والا سبق سیکھے، عقل کے ناخن لے۔ اس واقعہ نے اتحاد باطل کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اتحاد باطل کے ناپاک منصوبے کو تار تار کر دیا۔ خلیفۂ اول امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں منکرین زکوۃ سے جہاد فرمایا، جبکہ وہ منکرین زکوۃ تمام ضروریات دین کو مانتے تھے۔ نماز، روزہ، حج کے پابند تھے۔ زکوۃ کا انکار بھی انہوں نے کیا تو مطلقاً نہ کیا، بلکہ اس تاویل کے ساتھ کہ قرآن پاک میں آیا ہے: ''خُـذْ مِـنْ اَمْـوَالِهِـمْ صَـدَقَةً'' ترجمہ: لیجیے مومنوں کے مالوں سے صدقہ یعنی زکوۃ۔

تو ان منکرین زکوۃ نے یہ تاویل کی کہ زکوۃ لینے کا حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا۔ اس کے مخاطب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہذا وہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ اب زکوۃ لینے کا حق کسی کو نہیں ہے۔ اب زکوۃ منسوخ ہوگئی۔ حضرت خلیفۂ اول امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تلوار بلند فرمائی اور منکرین زکوۃ سے جہاد کی تیاری فرمائی۔ دیگر صحابۂ کرام نے عرض کیا، اے امیر المومنین! اس وقت حالات نازک ہیں، عساکر مسلمین دشمنان اسلام سے بیرونی ممالک میں جہاد میں مصروف ہیں۔ اب یہ اندرون خانہ اس وقت ان منکرین زکوۃ سے جہاد کرنا مناسب نہیں۔ لہذا یہ جہاد منکرین زکوۃ سے حکمت عملی اور دینی سیاست کی بنا پر ملتوی کیا جائے۔ تو امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری مصلحت التویٰ چاہتی ہے، تمہاری حکمت دنیاوی عوارض کو دیکھ رہی ہے۔ مگر میں تنہا ہی تلوار لے کر ان سے جہاد کروں گا۔ جب تک میرے ہاتھ میں اونٹ کی لگام ہے اور ایک رسی بھی زکوۃ کے مد سے باقی رہے گی۔ یہاں تک کہ وہ رجوع کریں۔ آپ نے ان سے جہاد فرمایا اور

منکرین زکوۃ نے رجوع کیا۔اس واقعہ کو جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح بیان فرماتے ہیں: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَأَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی سے تشریف لے گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو کچھ عرب مرتد ہو گئے۔حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خلیفۂ اول سے عرض کیا، یا امیر المومنین! آپ کیوں کر ان سے جہاد کریں گے۔حالانکہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد با کفار کا حکم دیا ہے۔اس وقت تک کہ لوگ لَا اِلٰہ اِلاّ اللہ کہہ لیں یعنی تمام ضروریات دین پر ایمان لے آئیں۔تو جو ایمان لے آیا اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔مگر اسلام کے معاملہ میں اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔تو حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے کیوں کہ نماز عبادت بدنی

ہے اور زکوۃ عبادت مالی ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ اس رسی کو بھی روکیں گے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ ظاہری میں مد زکوۃ میں دیتے تھے تو اس کے لیے بھی میں ان سے ضرور جہاد کروں گا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے پہچان لیا ہے کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے۔

دوسری روایت میں رزین نے حضرت سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی ہے امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرماتے ہیں: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّیْ زَكوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا تَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّه قَدْ اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّيْنُ وَاَنَا حَیٌّ۔

یعنی جب رسول اللہ ﷺ ظاہر دنیا سے تشریف لے گئے، کچھ عرب مرتد ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم زکوۃ نہیں ادا کریں گے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ مد زکوۃ میں ایک رسی بھی باقی رہ جائے گی تو اس کے لیے بھی ان پر جہاد کرونگا۔ تو حضرت عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے امیر المومنین رسول اللہ کے خلیفۂ برحق! ان لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کیجئے تو سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھ کو فرمایا کیا زمانہ جاہلیت میں تم بہت سخت بہادر تھے اور اسلام لاکر بزدل و پلپلے ہو گئے۔ تحقیق وحی ربانی ختم ہو چکی اور دین اسلام مکمل ہو گیا۔ کیا میرے زندہ رہتے ہوئے اس میں کچھ کم کیا جا سکتا ہے۔

سنی عالم کہلانے والا، تیس کروڑ آبادی پر غرور گھمنڈ کرنے والا، مرتدین زمانہ کے ساتھ اتحاد باطل کی دعوت دینے والا یہ بتائے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۂ برحق صدیق اکبر راز دار شریعت معلم سیاست ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان سے جہاد فرمایا جو کلمہ طیبہ لا الـــــہ الاّ الـــلـــــہ پڑھنے والے تھے، نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے تھے، ضروریات دین کو مانتے تھے، زکوۃ کا مطلقاً انکار نہ کرتے تھے بلکہ تاویل کے ساتھ زکوۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ ان پر شدت وغلظت کی، حتیٰ کہ تلوار میان سے کھینچ لی اور ایسے نازک حالات میں جب مسلمانوں کے لشکر بیرونی ممالک میں کفار سے مصروف جنگ تھے۔ خارجہ پالیسی پر نظر کرتے ہوئے داخلہ پالیسی میں سیاسی مصلحت پر نرمی، مہربانی اور اتحاد نہ فرمایا۔ اور یہ ثابت کر دکھایا کہ اسلام کی حقانیت یہی ہے کہ کم وزیادہ کی مقدار پر نظر نہ کرتے ہوئے مرتدین سے اتحاد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر تمام کے تمام لوگ ایک جانب ہوں اور میں تنہا، تب بھی ان منکرین زکوۃ سے قتال وجہاد کروں گا۔ خلیفہ برحق تو تنہا بھی ہو کر منکرین زکوۃ سے اتحاد نہ فرمائیں، یہ سنی عالم کہلانے والا عقل کا اندھا، دل کا گندہ مرتدین زمانہ سے اتحادِ باطل کی دعوت دے۔ **العیاذ باللہ تعالی۔**

ایک انگریزی مؤرخ اپنی کتاب میں اس واقعہ کو لکھنے کے بعد لکھتا ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ زریں کارنامہ تاریخ اسلام کا ایسا عظیم کارنامہ ہے جس کی وجہ سے دین اسلام آج بھی اپنے اصلی روپ میں، صحیح خدوخال میں موجود ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قوانین اسلام تغیر وتبدل سے محفوظ۔ اور کسی کو یہ جرأت بے جا نہیں کہ دین میں باطل سیاست کی آمیزش کرے۔

متقدمین اہل حق علمائے کرام وائمہ دین نے خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسی

کردارو اسوۂ حسنہ کو اپنے اپنے دور میں مشعلِ راہ بنا کر عمل کیا۔ دیکھئے قدریوں، جبریوں، معتزلیوں، مرجیہ کو جب کہ ان کی تکفیر کلامی نہیں ہوئی ہے، صرف گمراہ بد دین کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سب نماز، روزہ وحج وزکوٰۃ تمام احکام دین اور ضروریات دین کے قائل تھے، ان کو اہل حق سے نکالا، ان سے ترک تعلق کیا اور ترک موالات ہی پر عمل ہوا۔ اور خلیفۂ اول کے اسی اسوۂ حسنہ پر اس دورِ متاخرین میں عمل کیا گیا۔ اور قادیانیوں، خاکساریوں، چکڑالویوں، وہابیوں، بہائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں اور بے دینوں کے ساتھ ترکِ موالات پر عمل ہوا۔ کفار اصلی کے ساتھ تو کچھ مراعات ہماری شریعت نے دی ہے مگر ان مرتدین کے احکام اس کے برعکس جداگانہ ہیں۔ یعنی ان سے سلام کلام، ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا اور کسی بھی طرح کے مراسم رکھنا قطعاً قطعاً جائز نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے آکر عرض کی، فلاں شخص نے آپ کو سلام کیا ہے۔ فرمایا:

لَا تَقْرَأْ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَنَّه اَحْدَثَ۔

ترجمہ: میری طرف سے اس کو سلام نہ کہنا میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی نکالی ہے۔

اپنے کو سنی عالم کہلانے والا دل کی آنکھیں کھولے اور اگر غیرت ایمانی کی رمق ہے تو تاریخ اسلام کے اس روشن باب کا مطالعہ کرے کہ جنگ بدر جو رمضان شریف میں ہوئی، صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) مجاہدین اسلام، پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے غلام جو بے سروسامانی کے عالم میں تھے، کسی کے تن پر صحیح کپڑے تک نہ تھے، کسی کے تن پر تہبند ہے تو قمیض نہیں، کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی ہے۔ اگر کسی کے ہاتھ میں تلوار ہے تو برہنہ بدن ہے، صرف تہبند زیب تن ہے، نہ ڈھال ہے نہ زرہ۔ کسی کے ہاتھ میں نیزہ ہے تو اور کوئی

سامان میسر نہیں، نہ جنگ کے لیے کوئی معقول آلات جنگ ہیں، نہ کوئی تیاری، حتیٰ کہ پیٹ بھر غذا بھی میسر نہیں۔ یہ تھا جنگ کا ظاہری حال اور اس عالم میں رسول کائنات ﷺ پر پروانہ وار نثار ہونے والے، اپنی جان و مال اور آبرو قربان کرنے والے، اپنے آقا کے دیوانے اور پیارے صرف اور صرف تین سو تیرہ مجاہدین اور ادھر ہزارہا ہزار کا جم غفیر جو ہر طرح سے آلات جنگ سے مسلح تھے۔ لیکن تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ یہ تین سو تیرہ ہی غالب و مظفر و منصور ہوئے۔ اور فرش گیتی پر رونما ہونے والے اس عبرت ناک منظر کو دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جنہوں نے تعداد پر، اسلحہ پر، مادیات کے بھروسہ پر غرور و گھمنڈ کیا تھا، طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر نہتے سرفروشانِ اسلام کے سامنے صف آرا ہوئیں۔ شکست و ہزیمت ان کا مقدر بنی۔

بتائے وہ سنی عالم کہلانے والا تیں کروڑ کی آبادی کو مرتدین، بے دین کو متحد کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی کا خواب دیکھنے والا تاریخ اسلام کے اس روشن باب کو بھول گیا۔ کیا تم بے ایمانوں، بد دینوں اور مرتدین زمانہ سے اتحادِ باطل کر کے کامیابی چاہتے ہو؟ کیا قرآن عظیم کا ایمان افروز مژدۂ جاں فزا یاد نہیں؟ قرآن عظیم فرما رہا ہے: وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُم مُّؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

(سورۂ آل عمران، آیت/۱۳۹)

اور آیت کریمہ کا کھلا ہوا مظاہرہ ہوا: كَم مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ **ترجمہ:** کہ بارہا کم جماعت غالب آئی زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے۔

(سورۃ البقرہ، آیت/۲۴۹)

کہاں ہے وہ تیس کروڑ پر گھمنڈ کرنے والا جس کے ذہن میں تعداد کی زیادتی پر خباثت بھری ہے۔ مرتدین سے اتحاد باطل کی دعوت دینے والا بتائے کہ کے کروڑ تھے مومنین میدان بدر میں جنہیں اللہ رب العزت جل جلالہ نے فتح سے سرفراز فرمایا، اتحاد باطل کی دعوت دینے والا تاریخ کے اس واقعہ سے سبق حاصل کرے کہ خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دور خلافت میں ایک امام کا مسئلہ پیش آیا کہ وہ ہر نماز میں سورۂ ''عَبَسَ وَ تَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی'' (**ترجمہ**: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر یہ کہ ان کے پاس نابینا (عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حاضر ہوئے۔) کی ہی تلاوت کرتا تھا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس گاؤں میں جا کر اس امام سے پوچھا کہ نماز میں کون سی سورت تلاوت کرتے ہو؟ اس نے کہا: سورۂ'' عَبَسَ وَ تَوَلّٰی '' پڑھتا ہوں۔ امیر المومنین نے پوچھا صرف یہی سورت کیوں پڑھتے ہو؟ اس نے کہا مجھے یہ سورت پڑھنے میں مزہ آتا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے تیور بدل گئے، جلال میں چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ بارگاہ رسالت پناہ سے تمہارے دل میں عناد ہے۔ تمہارے اس فعل سے منافقت ظاہر ہے اور صرف اس سورت کے پڑھنے پر اس کو قتل کر دیا۔ بظاہر وہ امام جو مسلمان تھا کلمہ اسلام پڑھنے والا، نماز پڑھنے والا، احکام شریعت پر عمل کرنے والا اور کوئی کفر نہ کیا تھا۔ صرف اس کے اس بیان پر کہ اس سورت کو پڑھنے میں مزہ آتا ہے، اس کے دل کا عناد ظاہر ہوا اور ایسا عناد جو بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں اہانت آمیز تھا، صرف اس بنیاد پر کلمہ پڑھنے والا نہ دیکھا، نماز پڑھنا نہ دیکھا، اسلامی صورت نہ دیکھی، مسلمانوں کا امام ہونا نہ دیکھا، احکامات اسلامی کا ماننا اور اس پر عمل کرنا نہ دیکھا، دل کا چور پکڑا گیا، جس دل میں عظمت مصطفیٰ و محبتِ رسول صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہو منافقت ہے۔ اس کو فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قتل کر کے واصل جہنم کر دیا۔ تمام نجدیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں کے امام ابن تیمیہ کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" میں بھی حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا اس امام کو قتل کرنے کا واقعہ موجود ہے۔

ہر صاحب علم وانصاف پر جو تاریخ وسیر سے واقف ہے، خوب روشن ہے کہ حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ شیر خدا (کرم اللہ وجہہ الکریم) نے وہ خوارج جو پانچوں وقت نماز پڑھتے تھے، قرآن کی تلاوت کرتے تھے، تہجد گزار تھے، عبادت کرنے والے تھے، روزہ رکھتے تھے، داڑھی والے تھے، تمام احکام اسلامی کے ماننے والے تھے، کسی چیز کا خیال نہ فرمایا، ان کے ساتھ یارانہ نہ کیا، دوستانہ نہ منایا، بلکہ جنگ ہزوان (ایک شہر ہے) میں پانچ ہزار خارجیوں کو قتل کر دیا اور جب ان خارجیوں نے قرآن کو نیزہ پر اٹھایا اور قرآن کی امان مانگی تو مجاہدین کی پیش قدمی رک گئی۔ حضرت مولائے کائنات (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ جنگ آگے نہیں بڑھ رہی ہے، جہاد کیوں موقوف ہوا؟ تو مجاہدین نے جواب دیا کہ یروشلم کے کفار بھی امان مانگتے تو ان کو امان دی جاتی، یہ تو مسلمان ہیں۔ کلمہ پڑھنے والے ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر احکام اسلامی ادا کرنے والے ہیں، قرآن پڑھنے والے، قرآن کو سینے سے لگانے والے، قرآن کو نیزوں پر بلند کر کے قرآن عظیم کی امان مانگ رہے ہیں، تو انہیں کیوں نہ امان دی جائے گی۔ اس وجہ سے جنگ موقوف کر دی گئی ہے۔ تو حضرت مولائے کائنات مصطفیٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کے ضیغم دلیر امیر المومنین مولیٰ علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو جلال آ گیا اور فرمایا: "اُقْتُلُوْ هُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ" قتل کرو یہ سب مشرک ہیں۔ پانچ ہزار قتل ہوئے اور باقی کثیر جماعت نے توبہ کی۔ ان کی قبلہ روئی، کلمہ گوئی کا کچھ

بھی لحاظ نہ فرمایا۔تلوار کے گھاٹ جہنم پہنچادیئے۔

اب بتائے وہ سنی عالم کہلانے والا تیس کروڑ آبادی پر گھمنڈ وغرور کرنے والا، جن کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں، دل کی آنکھیں کھولے کہ ایسے ایسے لوگوں کے ساتھ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اتحاد نہ کیا۔

اگر تعداد کی زیادتی پر ہی کامیابی موقوف ہوتی تو بتاؤ کہ کے کروڑ کا لشکر تھا کہ جب غازی اسلام محمود غزنوی ظلم واستبداد اور باطل پرستی کی سرکوبی کے لیے میدانِ کارزار میں آئے، علم توحید بلند فرمایا، عدل وانصاف وایمان کی روشنی سے ایک عالم کو جگمگا دیا اور باشندگان ہند پرچم توحید کے تلے ایمان کی چاشنی پاکر امن وامان کی سانس لے رہے تھے۔جب باطل پرستوں کا ہر طرف دور دورہ تھا، جب راجاؤں، جاگیرداروں اور اونچی برادریت پر گھمنڈ کرنے والوں کا ظلم وستم اس حد تک بڑھا کہ نیچی برادریوں کو اچھوتوں اور ہریجن کو غلام بے دام بناتے، ایک دھرم ہونے کے باوجود بھی اپنے صنم خانوں میں نہ آنے دیتے تھے۔مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔انسانیت سے ہٹ کر جانوروں کی طرح سلوک کیا جاتا تھا۔ظلم وبربریت کا بازار گرم تھا۔امن وعدل وانصاف کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔جمہوری قدروں کا یکسر نشان مٹا دیا گیا تھا ان پچھڑی ذاتوں کا ہریجنوں اور کمزور غریب طبقے پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا تھا۔تو اس کرب کو محسوس کر کے غازی محمود غزنوی نے اس ظلم واستبداد کے خلاف عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے امن وایمان کے پرچم لہرانے کے لیے محاذ آرائیاں کیں۔اور جس طرف بھی گئے پرچم عدل وانصاف وایمان بلند فرمایا۔شمع ایمان کی روشنی سے لوگوں کے قلوب کو چین واطمینان نصیب ہوا، تو کے کروڑ کا سہارا لے کر آئے تھے۔حضرت سیدی سالار ساہو اور سید سالار مسعود غازی اجمیر شریف وقنوج ہوتے

ہوئے ستر کھاور بہرائچ میں پرچم لہرائے۔ایمان وامان کی دولت سے لوگوں کو سرفراز فرمایا،توکئے کروڑ کالشکر لے کرآئے تھے۔محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد وغیرہ (مولائے کریم جل وعلا ان کی قبروں پر رحمتوں کے پھول برسائے)جب ہندوسندھ پر ظلم و جبرو استبداد کے خلاف عدل وانصاف وایمان کی شمع لے کرآئے توکئے کروڑ تھے۔جنھوں نے اپنی قوت ایمانی اورعشق رسول علیہ الصلاۃ والتسلیم میں سرشار ہوکر بساطِ عالم کانقشہ بدل دیا۔

تاریخ کا رخ موڑتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اورلوگ تلوار کے خوف سے مسلمان ہوئے۔یہ سراسر حقائق کے خلاف ہے۔البتہ تلوار،تبلیغ عدل وانصاف کاوسیلہ تھی۔حالانکہ جب بھی عساکر مسلمین نے ایسی معرکہ آرائیاں کی ہیں اور طاغوتیت کے بطلان کے لیےعدل وانصاف اوراسلام کی روشنی سے عالم کومنورکر کے لوگوں کو اطمینان وچین سے زندگی بسر کرنے کے لیے کامیابیٔ دنیاوآخرت کے لیےاور رضائے مولیٰ (جل وعلا) کے لیے قتال و جہاد کیا ہے تو یہ احکامات جاری ہوتے تھے۔بت خانوں اور کلیساؤں کو نہ توڑا جائے گا۔ان کے پجاریوں ،راہبوں پر ہاتھ نہ ڈالا جائے گا۔عورتوں ،بچوں اور بوڑھوں سے قطعاً باز پرس نہ کی جائے گی اور جوغیر مسلم ذمی کفار ہیں چاہے مشرکین ہوں،یہودی ہوں ،عیسائی وغیرہ ہوں ان کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا کہ ’’دِمَائُھُمْ کَدِمَائِکُمْ وَاَموَالُھُمْ کَاَموَالِکُمْ ‘‘ان غیر مسلموں کےخون،مال یعنی جان،مال،تمہاری جان،مال کی طرح ہیں۔یعنی جیسے اپنی جان ومال کی حفاظت کروگے ویسے ہی ان غیرمسلموں کی جان ومال کی،عزت وآبرو کی حفاظت کرنی ہوگی۔اوران ذمی غیر مسلموں کےمتعلق میں تم سےمیدان قیامت میں باز پرس کروں گا۔سلاطین اسلام نے جوغیر مسلموں کے ساتھ عدل وانصاف کیا ہے وہ ایک ہندو حاکم بھی ہندوؤں کے ساتھ نہیں کرسکتا

ہے۔صرف اس کا تفصیلی جائزہ لکھا جائے تو ایک کتاب ہو جائے۔البتہ مسلمان اپنے دین مذہب کے خلاف نہ گئے اور نہ اس کی مخالفت کی۔عیسائی، یہودی، ہندو وغیرہم اپنے اپنے دھرم پر عمل کرتے رہے اور مسلمان اپنے مذہب پر عمل کرتے رہے۔نہ کسی کا بت خانہ توڑا گیا، نہ کسی کا کلیسا و ہیکل توڑا گیا۔ثبوت کے لیے کتب تواریخ میں سیکڑوں واقعات موجود ہیں۔اور کیا یہ روشن گواہیاں کافی نہیں؟اتحاد باطل وقومی یک جہتی سے ملکی وقومی امن و ترقیوں کا خواب دیکھنے والا، اپنے کو سنی عالم کہلانے والا تاریخ کے ان روشن اوراق کا مطالعہ کرے اور اپنے ذہن کی گندگی کا علاج کرے۔اور مذہب اسلام پر تلوار کے خوف کا الزام دینے والے یہ بھی دیکھیں کہ آج جو اپنا کلمہ پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں، زکوۃ بھی دیتے ہیں، ظاہراً اسلامی صورت ہے، احکام اسلامی ادا کرتے ہیں، جیسے قادیانی، رافضی، وہابی، دیوبندی، نجدی وغیرہم کو ہم مسلمان نہیں جانتے اور ان کو اپنی مساجد میں آنے سے روکتے ہیں، اپنے قبرستان میں ان کے مردے دفن نہیں ہونے دیتے، ان سے میل جول، ان کے ساتھ کھانے پینے کو روا نہیں جانتے، ان سے شادی بیاہ، ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، اور ان سے دور رہنے کا حکم دیتے ہیں۔جبکہ ہندوؤں کے یہاں کھانے پینے سے پرہیز کا حکم نہیں دیتے۔مگر یہ کلمہ، نماز، روزہ اور ظاہراً احکام اسلامی ادا کرنے والوں کو حدیث وقرآن اور فرمودات ائمہ کرام کی روشنی میں ان کو مساجد میں آنے سے روکتے ہیں۔اور ترک موالات کا حکم دیتے ہیں کیا یہ شواہد کافی نہیں؟ ہندوستان یا دیگر ممالک میں نہ اسلامی حکومت ہے نہ اسلامی شریعت نافذ ہے۔پھر بھی لوگ مشرف باسلام ہو رہے ہیں نہ کوئی تلوار چل رہی ہے، نہ جہاد ہو رہا ہے۔ہاں! یہ ضرور ہے کہ مسلمان اپنے دین و مذہب کے خلاف نہ گئے اور نہ کبھی اس کی مخالفت کی۔جیسے مرتد

اکبر بادشاہ نے قشقے لگائے، پوجا کی، ہولی کھیلی جس سے مسلمانوں نے اجتناب کیا'' لَکُمْ دِیْنُکُمْ''، پرعمل کیا تو کون سا جرم کیا۔ تحریک خلافت میں اسی توحید وکلمہ کی بنیاد پر صرف بے دینوں، مرتدوں کا اتحاد نہیں ہوا بلکہ مشرکین کے ساتھ بھی اتحاد کے گانے بجائے گئے۔

واقعات ماضیہ ایک کتاب چاہتے ہیں'' مشتے نمونہ از خروارے'' کے طور پر اس خلافت کمیٹی نے ایک تحریک چلائی، جس کا نام تھا'' نان کوآپریشن'' اس تحریک کا مقصد غیر ملکیوں یعنی انگریزوں کے سرمائے کا بائیکاٹ اور انگریزوں کی ملازمت حرام۔ پھر اس کے نتائج کیا ہوئے ہیں کہ ہر طرف سے مسلمانوں پر بربادی وہلاکت کے طوفان رونما ہوئے، ظلم وبربریت کا یہاں تک مظاہرہ ہوا کہ جان ومال، عزت وآبرو برباد ہوئی۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ تباہی کے سوا کچھ نہ آیا اور مسلمان مصائب اٹھا کر ہوش میں آئے۔ خلافت کمیٹی سے بیزار ہوئے اور خلافت کمیٹی بھی ہلاکت کمیٹی ہو کر فنا کے گھاٹ اتر گئی۔ نہ اتحاد باقی رہا، نہ امن و امان قائم رہا۔ نہ ان کے شیطانی خواب شرمندۂ تعبیر ہوئے۔ جس کی قدرے تفصیل حضرت مفتی شریف الحق صاحب امجدی زیدت فیوضہم المبارکہ (علیہ الرحمہ) کے رسالے'' اشک رواں'' میں اور دیگر کتب سابقہ میں دیکھیں۔ اب بھی وہ سنی عالم کہلانے والا آنکھیں کھولے، مرتدین، بددین، منافقین سے اتحاد کر کے کیا حاصل ہوا؟ اور اب کیا حاصل کرے گا؟

ایک جاہل دنیاوی مفاد پرست مقرر جو ترک موالات کیا ہے، جانتا ہی نہیں۔ مسائل شرع کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر مرتدین سے دورونفور کا یہی حکم ہوگا تو کوئی بس کنڈکٹر اگر وہابی ہے اس سے ٹکٹ لے لیا تو وہ وہابی ہو گیا، ریلوے بکنگ پر اگر وہابی ٹکٹ دینے والا ہے اس سے ٹکٹ لے لیے تو وہ وہابی ہو گیا، کرانہ کی دکان پر جائے اگر وہ وہابی ہے تو اس سے سودا خرید لیا وہابی ہو گیا، کوئی مریض کسی حکیم وڈاکٹر جو وہابی ہے اس سے

دوا لے لی وہ وہابی ہوگیا، بازار میں کوئی دکان دار وہابی ہو اس سے سودا خریدا وہابی ہو گیا، کوئی ٹیکسی یا رکشے والا وہابی ہو تو اس پر بیٹھا ہوا وہابی ہو گیا، بس یا ریل یا اور کسی سواری پر جس سیٹ پر بیٹھا بغل میں کوئی وہابی بیٹھ گیا تو وہ وہابی ہو گیا، کچہری میں کوئی وکیل یا جج وہابی ہے اس سے مقدمہ میں وکالت یا فیصلہ لیا تو وہ وہابی ہو گیا، حکومت کے دفاتر میں گورنمنٹ کے عمال سے معاملات کے لیے ملاقات کی وہابی ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کی اپنی تقریروں میں بکواس کرتا ہے۔ بتاؤ............ یہ ترکِ موالات کا مذاق نہیں تو کیا ہے اور شرع اسلام کا مذاق اُڑاتا ہے یا نہیں......؟ ترکِ موالات با مرتدین قطعی یقینی مسئلہ ہے اور ان امور کو ترک موالات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ یہ چیزیں یا تو ضروریات میں داخل ہیں یا حوائج میں شامل یا معاملات میں داخل، موالاتِ قلبی کفر ہے اور ظاہری طور پر شادی بیاہ میں بلا نا اشد حرام ہے۔

اس نادان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ کسی بڑی شخصیت کا قول و عمل خلاف شرع حجت نہیں، بلکہ اگر وہ شخصیت مسلم ہے تو اس کے اس خلاف شرع قول و فعل کی تاویل و توجیہ کی جائے گی۔ یہ الحاق ہے یا یہ عمل و قول حالت سکر و جذب کا ہے۔ کیا عارف کے کلام میں یہ نہ آیا کہ لِوائِی اَفْضلُ مِنْ لِواءِ مُحَمّدٍ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَعَاذَ الْمَولیٰ تَعَالیٰ مِنْه وَ لَه اَمْثَالٌ کَثِیْرَۃٌ. وَ اِلَّا لَیرْتَفِعُ الاِیْمَانُ عَنِ الشَّرِیْعَةِ۔ اس مضمون کو قدرے تفصیل سے متصلب فی الدین برادرِ دینی انصار جامی صاحب رضوی زِیدَتْ اَمثالُهم کو لکھ چکا ہوں۔

اس مضمون سے نام نہاد اتحادیوں اور علماء کونسل کا ردِ تام مالا کلام ہو گیا۔ اس مسئلہ قطعیہ یقینیہ اجماعیہ میں اگر معارضہ یا مخالفت کی جائے اور اس کے استدلال میں عارفِ حق

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی تحریکِ خاکسارانِ حق کو پیش کیا جائے تو اس کا اجمالاً کلیۃً جواب یہ ہے کہ ''اَفْعالُ العُرَفاءِ الکامِلینَ وَالمَشائخِ وَاَقْوالُهم اِذا کَانَتْ مُخالِفَةً لِلشَّرعِ وَالاِجْماعِ لَا یَجُوزُ اَنْ یُسْتَدَلَّ بِها بَلْ یُؤَوَّلُ بِالسُّکْرِ وَالجَذْبِ وَالتَّحرِیفِ وَغَیرِهٖ ذٰلِکَ وَاِلَّا لَیَرْتَفِعُ الاَمانُ عَنِ الدِّینِ''۔ اب اس کی مزید قدرے وضاحت کے لیے واقعہ تحریر کرتا ہوں کہ حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ پیلی بھیت تشریف لائے اور کچھ کتابیں طلب فرمائیں اور فقیر حقیر کو بھی کٹک کے مناظرے کے لیے طلب فرمایا۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ کے مزار شریف کے احاطے میں اتر جانب قیام پذیر تھے اور فقیر نے خاکسارانِ حق تحریک پر گفتگو شروع کی اور باادب عرض کیا کہ حضور! آج ترک موالات کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے اور جو حشمتی سب سے زیادہ سخت کہلاتے تھے، وہ بھی پلپلے ہو گئے۔ ان کے کتنے دیوبندیوں سے تعلقات ہو گئے تو پھر اس پنچ گپ معجون میں بلا کسی تفریق کے وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی وغیرہم بھی شریک ہوں گے، تو پھر سنی مسلمانوں کا کیا ان کے ساتھ سلام و مصافحہ نہ ہوگا؟ ساتھ میں نماز نہ پڑھیں گے، ساتھ میں کھانا پینا نہ ہوگا، اُٹھنا بیٹھنا نہ ہوگا، اور اس سے کتنا عظیم نقصان ہوگا۔ تو برجستہ فرمایا بے شک صحیح کہتے ہو۔ پھر فقیر نے صاف طور پر کہا حضور! معاف فرمائیں، حکومت سمجھتی ہے کہ ایک پاگل دیوانہ ہے چار، دس کو لیے گھومتا ہے۔ ہمارا کیا بگاڑے گا، لیکن حضرت! جب آپ کی یہ تحریک ترقی پذیر ہوگی اور تحریک زور پکڑے گی اور مقابلے کے قابل ہو جائے گی تو حکومت آپ ہی لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو خرید کر تحریک کو فنا کے گھاٹ اتار دے گی۔ جب سنی مسلمان بک جاتے ہیں تو اس میں تو دیوبندی، وہابی پہلے ہی سے بکے ہوئے ہیں۔ اس بات

پر حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ جوش مسرت سے اُچھل پڑے اور فرمایا بالکل ٹھیک کہتے ہو، مگر میں کیا کروں؟ مشرکین کے مظالم سے تنگ آکر مسلمان کمیونزم کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اب مشاہد میاں! تم اس کا متبادل بتاؤ۔ بس گفتگو یہیں پر ختم ہو گئی اور حضرت تشریف لے گئے۔

اب اہل عقل و انصاف جواب دیں کہ جب حضرت کو بھی یہ اعتراف تھا کہ جب تحریک طاقت پکڑ لے گی اور حکومت کا مقابلہ کرے گی تو ہماری تحریک کے آدمیوں کو خرید کر تحریک کو فنا کے گھاٹ اتار دے گی۔ تو یہ فعل عبث ہونے کے علاوہ دین کا جو عظیم نقصان حضرت کو بھی تسلیم تھا تو اس تحریک سے کیا فائدہ نکلا؟ اور یہاں پر یہ ضرب المثل ثابت آئی کہ نہیں ''لدو الموت وبنو الخراب'' تو پھر اتحادیوں کو اس سے استدلال کرنا اور خباثتوں کو اس کے پردے میں چھپانا قطعاً حرام و ناجائز کفر انجام ہے۔ اکثر علمائے کرام اس تحریک کے مخالف تھے سوائے چند کے جو ان کے تلامذہ میں تھے۔ مگر حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے رعب علمی اور جلالتِ شان کی وجہ سے خاموش رہے۔ حضرت پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی جو حضرت کے تلمیذ رشید بھی تھے اور حضرت کی بارگاہ کے اتنے قریب تھے کہ ہمیشہ اپنے کو اسیر حبیب لکھتے تھے اور علامہ فصیحی غازی پوری علیہ الرحمہ وغیرہ نے بھی اس تحریک کی تائید نہ کی۔ اس تحریک کا وہی حکم ہے جو ندوہ مخذولہ کا تھا۔

(۱) مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: الرِّجَالُ بِالْحَقِّ لَا الْحَقُّ بِالرِّجَالِ۔

(۲) دنیا میں ایک شخص اکیلا پہاڑ پر کہے کہ خدا ایک ہے اور ساری دنیا کہے کہ خدا دو ہیں تو یہی اکیلا سواد اعظم ہے اور سب کافر۔ یہ دعویٰ اتحاد باطل و دعویٰ کامیابی

دنیاو آخرت کا ناپاک منصوبہ قرآن کے خلاف ہے اور ایسا چاہنے والا دشمنِ دین ہے۔ خارج از اسلام ہے۔ امام التصوف حضرت علامہ جلال الدین رومی قدس سرہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

دور شواز اختلاطِ یارِ بد　　یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

یعنی بد مذہب دوست سے دور بھاگ اس کی صحبت میں نہ بیٹھ کیوں کہ بد مذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں:

مکن روباہ بازی شیر باش　　برسر اعدائے دیں شمشیر باش

یعنی اے مسلمان سنتا ہے! دین، مذہب کے معاملے میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی، مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنان دین کے سروں پر تلوار بن جا۔ علامہ رومی قدس سرہ تو ان مرتدین، بد دین، منافقین، بد دینوں سے دور رہنے کو فرمائیں اور اپنے کو دور رکھنے کو فرمائیں نہ کہ ان سے دوستانہ۔

(۱) اور اس تحریک سے اجتناب و احتراز ضروری ہے اور اس میں شرکت ناجائز ہے۔

(۲) یعنی آدمی حق پر ہے تو حق مانو نہ کہ بڑی شخصیت کی وجہ سے کسی کے قول وفعل کو حق مانو۔ یارانہ اور اتحاد نہ کریں اور یہ سنی عالم کہلانے والا اور جاہل مقرر اسلاف کرام اور شرع کا مذاق بنانے والا اتحادِ باطل کی دعوت دے۔ دنیاو آخرت وحیات وممات میں کامیابی کی امید فاسد رکھے۔ حدیث شریف میں ہے: ''اَهْلُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَهْلِ النَّارِ'' یعنی بد مذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان بد مذہبوں، جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہیے جتنا دنیاوی زہریلے دیوانے کتے سے دور رہتا ہے۔ یہ بے دینان زمانہ قادیانی، وہابی، دیوبندی، بابی، بہائی، خاکساری، احراری، نیچری وغیرہا یہ سب فرقہائے باطلہ صرف اور صرف انگریزوں کے جنم دیئے ہوئے ہیں اسلام کی بیخ کنی کے لیے۔ ثبوت

کے لیے انہیں کی کتابیں دیکھیں۔ مکالمۃ الصدرین، فتاوی رشیدیہ، تواریخ عجیبہ وغیرہا اور نجدی وہابی کی تاریخ دیکھنا ہو تو ''ہمفرے کے اعترافات'' دیکھئے۔ نجدی وہابی دشمنان اسلام ہیں۔ اس ثبوت میں حسین احمد اجودھیا باشی المعروف بہ مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند کی کتاب ''الشہاب الثاقب'' دیکھیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ'' ترجمہ: اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے: ''دَخَلَ فِيْهِ الْكَافِرُ وَ الْمُبْتَدِعُ'' اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع داخل ہے۔ ابن حبان اور طبرانی میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''لَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَاِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔''

ترجمہ: ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ،، مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان کی نماز پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، فرمان مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غافل اپنے کو سنی عالم کہلانے والا اب بھی بیدار نہ ہوگا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں سے بچائیں، امان کی طرف بلائیں اور یہ نادان اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اسی کے قریب جائے۔ کیا سرور کون و مکاں نے تم کو آگاہ نہ فرمایا کہ: ''اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ '' ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرمائیں: مَنْ اَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَّهٗ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّ اِيْمَانًا وَّ مَنِ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَمَنْ اَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَّمَنْ سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ اَوْ لَقِيَهٗ بِالْبُشْرٰى اَوِاسْتَقْبَلَهٗ بِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ

بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔

ترجمہ: یعنی جو کسی بد مذہب کو اس کی بد مذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اس سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان وایمان سے بھر دے۔ اور جو کسی بد مذہب کو جھڑ کے اللہ تعالیٰ اسے اس بڑے گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہوا، اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔ دیکھے وہ سنی عالم کہلانے والا بد باطن کہ بد مذہب و بد دین سے دور ونفور رہنے والے پر کیا کیا رحمتیں ہیں۔ اور ان سے یارانہ، بھائی چارہ رچانے والے پر کیسی کیسی وعیدیں۔ تفسیر حقائق التنزیل میں ہے:

قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّسْتَوِیُّ مَنْ صَحَّحَ اِيْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَانِسُ اِلَی الْمُبْتَدِعِ وَلَا يُجَالِسُهٗ وَلَا يُؤَاكِلُهٗ وَلَا يُشَارِبُهٗ وَيُظْهِرُ لَهُ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَّبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰی مُبْتَدِعٍ نَزَعَ نُوْرَ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ۔

یعنی: جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کرے گا اور توحید اسلام کا اقرار کرے گا، تو یقیناً وہ شخص کسی بد مذہب و بد دین سے انسیت و دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ بیٹھے اٹھے گا اور نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا۔ اور اس بد مذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر کریگا اور جو بد مذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی چاشنی کو چھین لے گا اور جو بد مذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

عزیز برادران اہل سنت! خبر دار ہوشیار ایسے بد باطن، کور چشم اتحاد باطل کی دعوت دینے والوں سے۔ یاد رکھو اور اپنے لوحِ قلب پر یہ نقش کر لو۔ آقائے دو عالم حبیب اکرم سرور

انس وجاں ﷺ کی دل وجان سے محبت ہی عین ایمان اور ایمان کی جان ہے۔

اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی، جب تک حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں، مرتدین، منافقین، مبتدعین، رافضی، قادیانی، نیچری، دیوبندی، وہابی، غیر مقلد، بد دینوں، خاکساری، احراری، بابی، بہائی، خارجی وغیرہم سے قلبی نفرت، دلی عداوت اور ان سے احتراز ومجانبت نہ ہو۔ ان سب سے دور ونفور رہو اور ان سے اپنی بے زاری کا اظہار کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی وصلاحِ دنیا وفلاحِ نجاتِ آخرت ہے۔

اور اسی میں اللہ جلّ شانہٗ، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا مندی حاصل ہوگی۔ اور اسی پر عمل کر کے ہمیشہ غالب ومظفر ومنصور رہو گے۔

واللّٰهُ و رسولُهٗ اعلمُ جلَّ جلالُهٗ وصلّی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلی آله وسلمَ.

اَمَـرَ بِـرَقْـمِـهٖ وَقَالَ بِفَمِهٖ الْفقیرُ الیٰ رَبِّهٖ الْغَنیُّ الْقَدیرُ محمد مشاھد رضا خان غَفَرَلَهٗ رَبُّهٗ الْغَفورُ البَصیرُ بِجَاهِ حَبِیْبِهٖ البَشیرِ النَّذیرِ علَیهِ وعَلیٰ آلهٖ وصَحَبِهٖ الصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ مِنَ الصَّغیرِ وَالْکَبیرِ.

تنبیہ: جملہ سنی بھائی رضوی حشمتی حضرات انہی ارشادات قرآنیہ و احادیث کریمہ کو اور ائمۂ دین وفقہائے کرام علیہم رحمۃ ربنا المنعام کے فرامین کو جو اس میں درج ہیں اپنا دستورِ عمل بنائیں۔ خود عمل کریں اور دوسرے بھائیوں کو تبلیغ کر کے عامل بنائیں اور ارشادات قرآنیہ واحادیث کریمہ وفرامین ائمۂ کرام کے خلاف جس پیر کو، جس عالم کو، جس مولوی کو دیکھیں اس سے دور ونفور اور علیحدہ و بیزار ہو جائیں۔ مولائے غفار (جل وعلا) اس پر عمل کی ہم سب بھائیوں کو ہمیشہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم۔



BAZME MOHIBBANE RAZA-E-IDREES
105/131, Chaman Ganj, Kanpur
Mob.: +91 9760863598, 8957497993, 8090726071